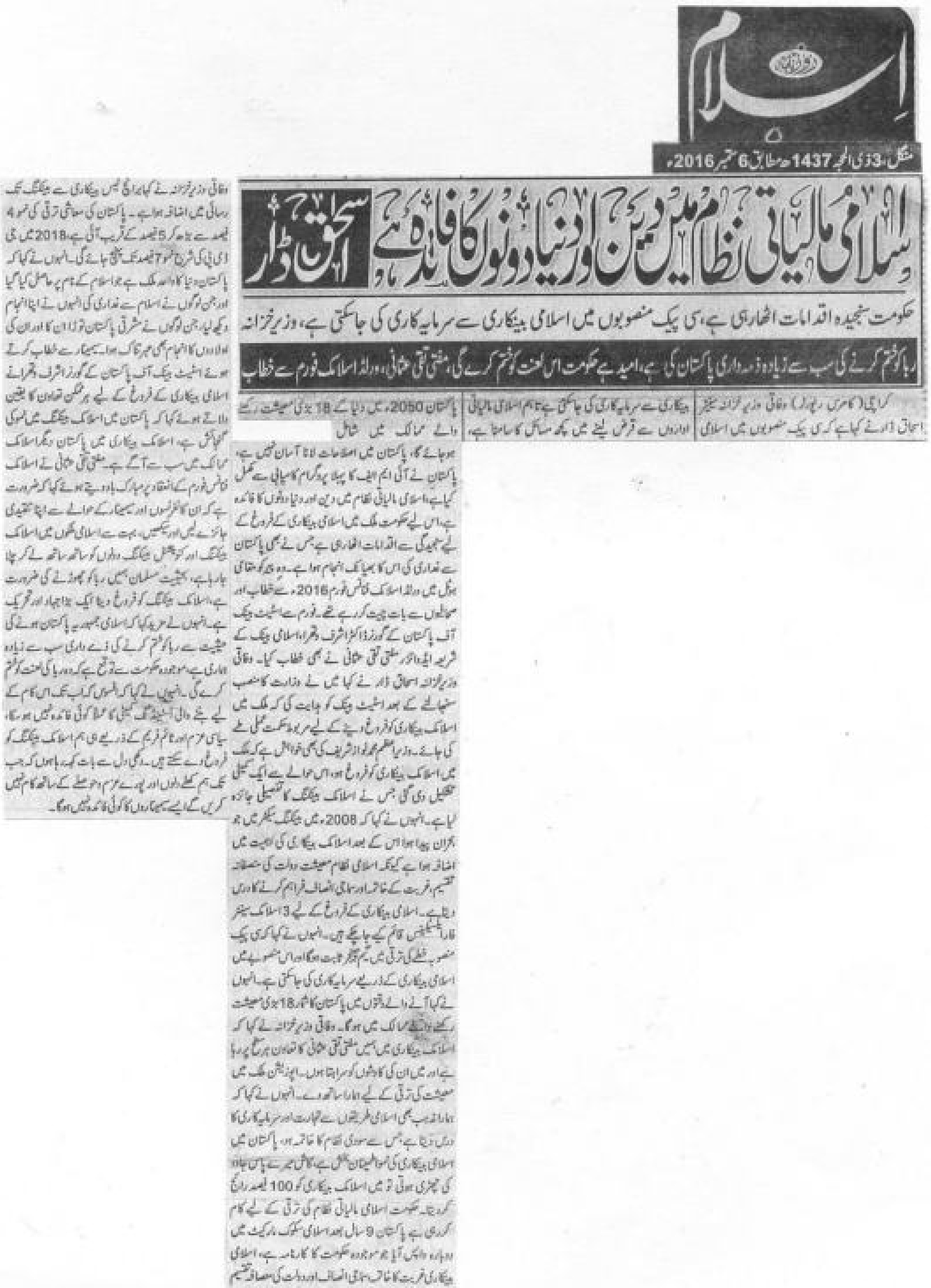

اسلام
منگل، 3 ذی الحجہ 1437ھ مطابق 6 ستمبر 2016ء

# اسلامی مالیاتی نظام میں دین اور دنیا دونوں کا فائدہ ہے

**اسحاق ڈار**

## حکومت سنجیدہ اقدامات اٹھا رہی ہے، سی پیک منصوبوں میں اسلامی بینکاری سے سرمایہ کاری کی جا سکتی ہے، وزیر خزانہ

## ربا کو ختم کرنے کی سب سے زیادہ ذمہ داری پاکستان کی ہے، امید ہے حکومت اس لعنت کو ختم کرے گی، مفتی تقی عثمانی، ورلڈ اسلامک فورم سے خطاب

کراچی (کامرس رپورٹر) وفاقی وزیر خزانہ سینیٹر اسحاق ڈار نے کہا ہے کہ سی پیک منصوبوں میں اسلامی بینکاری سے سرمایہ کاری کی جا سکتی ہے، نظام اسلامی مالیاتی اداروں سے قرض لینے میں کچھ مسائل کا سامنا ہے۔ پاکستان 2050ء میں دنیا کے 18 بڑی معیشت رکھنے والے ممالک میں شامل ہوجائے گا، پاکستان میں اصلاحات کا آسان نہیں ہے، پاکستان نے آئی ایم ایف کا پہلا پروگرام کامیابی سے مکمل کیا ہے، اسلامی مالیاتی نظام میں دین اور دنیا دونوں کا فائدہ ہے، اس لیے حکومت ملک میں اسلامی بینکاری کے فروغ کے لیے سنجیدگی سے اقدامات اٹھا رہی ہے جس نے بھی پاکستان سے غداری کی اس کا بھیانک انجام ہوا ہے۔ وہ پیر کو مقامی ہوٹل میں ورلڈ اسلامک فنانس فورم 2016ء سے خطاب اور صحافیوں سے بات چیت کر رہے تھے۔ فورم سے اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے گورنر ڈاکٹر اشرف وتھرا، اسلامی بینک کے شریعہ ایڈوائزر مفتی تقی عثمانی نے بھی خطاب کیا۔ وفاقی وزیر خزانہ اسحاق ڈار نے کہا میں نے وزارت کا منصب سنبھالنے کے بعد اسٹیٹ بینک کو ہدایت کی کہ ملک میں اسلامی بینکاری کو فروغ دینے کے لیے مربوط حکمت عملی طے کی جائے۔ وزیراعظم محمد نواز شریف کی بھی خواہش ہے کہ ملک میں اسلامی بینکاری کو فروغ ہو، اس حوالے سے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس نے اسلامک بینکنگ کا تفصیلی جائزہ لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 2008ء میں بینکنگ سیکٹر میں جو بحران پیدا ہوا اس کے بعد اسلامک بینکاری کی اہمیت میں اضافہ ہوا ہے کیونکہ اسلامی نظام معیشت دولت کی منصفانہ تقسیم غربت کے خاتمہ اور سماجی انصاف فراہم کرنے کا درس دیتا ہے۔ اسلامی بینکاری کے فروغ کے لیے 3 اسلامک سینٹر فار ایکسیلنس قائم کیے جا چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سی پیک منصوبہ خطے کی ترقی میں گیم چینجر ثابت ہوگا، اس منصوبے میں اسلامی بینکاری کے ذریعے سرمایہ کاری کی جا سکتی ہے۔ انہوں نے کہا آنے والے وقتوں میں پاکستان کا شمار 18 بڑی معیشت رکھنے والے ممالک میں ہوگا۔ وفاقی وزیر خزانہ نے کہا کہ اسلامک بینکاری میں ہمیں مفتی تقی عثمانی کا تعاون ہر قدم پر رہا ہے اور میں ان کی کاوشوں کو سراہتا ہوں۔ اپوزیشن ملک میں معیشت کی ترقی کے لیے ہمارا ساتھ دے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا مذہب بھی اسلامی طریقوں سے تجارت اور سرمایہ کاری کا درس دیتا ہے جس سے سودی نظام کا خاتمہ ہو، پاکستان میں اسلامی بینکاری کی موجودہ شرح اطمینان بخش ہے، کاش میرے پاس الٰہ دین کی چھڑی ہوتی تو میں اسلامک بینکاری کو 100 فیصد رائج کردیتا۔ حکومت اسلامی مالیاتی نظام کی ترقی کے لیے کام کر رہی ہے، پاکستان 9 سال بعد اسلامی سکوک مارکیٹ میں دوبارہ واپس آیا جو موجودہ حکومت کا کارنامہ ہے۔ اسلامی بینکاری غربت کا خاتمہ، سماجی انصاف اور دولت کی منصفانہ تقسیم کا نظام فراہم کرے گا، اس وقت اسلامی بینکاری مخصوص مصنوعات تک محدود ہے جس میں اضافے کی ضرورت ہے۔

وفاقی وزیر خزانہ نے کہا برانچ لیس بینکاری سے بینکنگ تک رسائی میں اضافہ ہوا ہے۔ پاکستان کی معاشی ترقی کی شرح نمو 4 فیصد سے بڑھ کر 5 فیصد کے قریب آگئی ہے، 2018ء میں جی ڈی پی کی شرح نمو 7 فیصد تک پہنچ جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان دنیا کا واحد ملک ہے جو اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا اور جن لوگوں نے اسلام سے غداری کی انہوں نے اپنا انجام دیکھ لیا، جن لوگوں نے مشرقی پاکستان توڑا ان کا اور ان کی اولادوں کا انجام بھی عبرتناک ہوا۔ سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے گورنر اشرف وتھرا نے اسلامی بینکاری کے فروغ کے لیے ہر ممکن تعاون کا یقین دلاتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں اسلامک بینکنگ میں ترقی کی گنجائش ہے۔ اسلامک بینکاری میں پاکستان دیگر اسلامک ممالک میں سب سے آگے ہے۔ مفتی تقی عثمانی نے اسلامک فنانس فورم کے انعقاد پر مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ ضرورت ہے کہ ان کانفرنسوں اور سیمینار کے حوالے سے اپنا تنقیدی جائزہ لیں اور دیکھیں۔ بہت سے اسلامی ملکوں میں اسلامک بینکنگ اور کمرشل بینکنگ دونوں کو ساتھ ساتھ لے کر چلا جا رہا ہے، بحیثیت مسلمان ہمیں ربا کو چھوڑنے کی ضرورت ہے۔ اسلامک بینکنگ کو فروغ دینا ایک بڑا جہاد اور تحریک ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان ہونے کی حیثیت سے ربا کو ختم کرنے کی ذمہ داری سب سے زیادہ ہماری ہے، موجودہ حکومت سے توقع ہے کہ وہ ربا کی لعنت کو ختم کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ اب تک اس کام کے لیے بنے والی اسٹینڈنگ کمیٹی کا عملاً کوئی فائدہ نہیں ہو سکا، سیاسی عزم اور نظام فریم کے ذریعے ہی ہم اسلامک بینکنگ کو فروغ دے سکتے ہیں۔ دکھی دل سے بات کہہ رہا ہوں کہ جب تک ہم کھلے دلوں اور پورے عزم و حوصلے کے ساتھ کام نہیں کریں گے ایسے سیمیناروں کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔